اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم پنجشنبہ

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳، سہ ماہی ۷، ماہوار ۲½ — فی پرچہ ۱ آنہ

۳ ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ ★ ۶ تبوک ۱۳۳۰ ش ★ ۶ ستمبر ۱۹۵۱ء ★ نمبر ۲۰۷

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) روح او در گفتنِ قولِ بلیٰ اول کسے
آدمِ توحید و پیش از آدمش پیوند یار

(۲) جانِ خود دادن پئے خلقِ خدا در فطرتش
جان نثارِ خستہ جاناں بیدلاں را غمگسار

(۱) بلیٰ کا لفظ کہنے میں اسکی روح سب سے پہلے تھی۔ وہ توحید کا آدم ہے اور آدم (کی پیدائش) سے بھی پہلے اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے تھا (۲) خدا کی مخلوق کیلئے اپنی جان دینا اسکی فطرت میں تھا۔ وہ شکستہ دلوں پر اپنی جان قربان کرنیوالا اور بیدلوں کا غمخوار تھا۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ ستمبر۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت پہلے کی نسبت اچھی ہے (الحمد للہ) احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

—— حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲ ستمبر ۱۹۵۱ء کو لطف الرحمٰن صاحب پسر مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم اے (ناظر امور عامہ و خارجہ) کا نکاح عزیزہ مبارکہ نسرین بنت چوہدری محمد شفیع صاحب میونسپل انجینئر میرپور خاص کے ساتھ بعوض ایکہزار روپیہ مہر پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔

تیل کی بات چیت دوبارہ شروع کرنے کیلئے ایران کا برطانیہ کو پندرہ ۱۵ دن کا الٹی میٹم

طہران۔ ۵ ستمبر۔ آج ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق نے ایرانی سینیٹ کو بتایا۔ کہ وہ برطانیہ کو پندرہ دن کا الٹی میٹم دے رہے ہیں۔ اگر برطانیہ نے ان ایرانی تجاویز کی بنیادوں پر جو ایرانی وزیر اعظم نے مسٹر سٹوکس کو روانگی سے قبل بھیجی تھیں۔ اس معین میعاد کے اندر بات چیت شروع نہ کی تو باقی ماندہ تمام برطانی کارکنوں کو آبادان کے تیل صاف کرنے والے کارخانے اور جنوبی ایران کے تمام تیل کے میدانوں سے نکال دیا جائے گا۔ آج ایرانی سینیٹ نے ڈاکٹر مصدق کے حق میں اعتماد کا ووٹ بھی پاس کیا۔ پندرہ دن کا الٹی میٹم کل برطانیہ کے حوالے کر دیا جائے گا۔ ڈاکٹر مصدق نے اپنے اس عزم کو پھر دوہرایا۔ کہ ایران برطانیہ کی کسی ایسی تجویز پر غور کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہو گا جس میں تیل کی فروخت کے جملہ حقوق ایران کے پاس نہ رہیں۔ اور آبادان کے کارخانے کا کل انتظام برطانیہ کو مل جائے۔ یا ۵۰ فی صدی سے زائد معاوضہ کا مطالبہ ہو۔ ایران نے اپنی تجاویز میں برطانیہ کو ان کی ضرورت کے مطابق تیل دینے ہی کا ذکر کیا تھا۔ یا ایسے ملک کا تیل دینے کو جس کا وہ مختار نامہ پیش کرے۔

طہران۔ ۵ ستمبر۔ آج یہاں ایران کے نائب وزیر اعظم ڈاکٹر حسین فاطمی نے کہا کہ ڈاکٹر مصدق کے اس الٹی میٹم سے برطانیہ کا یہ منصوبہ کہ وہ الگ تھلگ رہ کر تماشا دیکھتا رہے ناکام ہو جائے گا آپ نے کہا کہ ہم روس اور دوسرے ملکوں سے کارکن منگانے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ بھی برطانیہ ہی کا ساتھ اختیار کرے گا۔ اور ایران کو بڑی بڑی کمپنیوں کے تابع کرنے کی کوشش کرے گا۔

نزدیک و دور سے ــــ ۵ ستمبر

ٹوکیو۔ کیسانگ کے غیر جانبدار علاقے میں سرحدوں کی خلاف ورزی سے متعلقہ کمیونسٹ الزام کے بارے میں کوریا میں اتحادی فوجوں کے سپریم کمانڈر جنرل رجوے ایک جواب تیار کر رہے ہیں۔ جس میں یہ مطالبہ کیا جائے گا۔ کہ یا تو کمیونسٹ فوراً گفتگو شروع کر دیں۔ یا پھر بات چیت ہمیشہ کے لئے ٹوٹ جائے۔

ڈھاکہ۔ باریسال میونسپلٹی کے صدر مسٹر پورسی داس گپتا نے ایک بیان میں ہندوستانی اخباروں اور لیڈروں کی اس خبر کو جھوٹا و لغو اور بے بنیاد قرار دیا ہے کہ مشرقی پاکستان میں غیر مسلموں سے کوئی لازمی جنگی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ آپ نے کہا غیر مسلم اپنے وطن پاکستان میں نہایت امن و سکون کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ایبٹ آباد۔ آج یہاں سرحد مسلم لیگ کی مجلسِ عاملہ کا دو روزہ اجلاس ختم ہو گیا۔ مجلس نے پشاور مسلم لیگ کے چار ارکان کو منافقانہ سرگرمیوں کے الزام میں جماعت سے خارج کر دیا۔ اور منشور کو آخری شکل دینے کے لئے قرارداد پاس کی۔ کہ صدر محترم اسے آئین کی روشنی میں تیار کریں۔

سان فرانسسکو۔ کہا جاتا ہے کہ کمیونسٹ جاپان کے برطانوی و امریکی صلحنامہ میں بعض ترامیم پیش کرینگے۔

سان فرانسسکو کانفرنس شروع ہو گئی

سان فرانسسکو۔ ۵ ستمبر۔ آج امن کی دعا کے ساتھ سان فرانسسکو شروع ہوئی کانفرنس باقاعدہ طور پر مسٹر ڈین ایچی سن امریکی وزیر خارجہ نے اسی جگہ پر شروع کی جہاں سے آج سے چھ سال پہلے اقوام متحدہ کا منشور تیار کیا گیا تھا۔ مندوبین کے خیر مقدم کرنے کے بعد انہیں حروف تہجی کے لحاظ سے بٹھایا گیا۔ جاپانی وفد ان سب کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ کیونکہ وہ صلحنامہ پر دستخط ہونے سے قبل اقوام متحدہ کے ارکان کی صف میں بیٹھنے کا مجاز نہیں ہے۔

افتتاح صدر ٹرومین نے کیا جسے ٹیلی ویژن کے ذریعے سارے براعظموں کو دکھایا گیا۔ کانفرنس آج رات کارروائی کا ضابطہ تیار کرے گی۔ ہر مندوب کو تقریر کے لئے صرف ایک گھنٹہ دیا جائے گا۔ ہر فیصلہ اکثریت کے مطابق ہوا کرے گا۔ پھر عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ اور چار دن میں یہ ضابطے کے تمام مراحل طے ہو جانے کے بعد ہفتہ کو صلحنامہ پر دستخط ہو جائیں گے۔

آج پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کانفرنس شروع ہونے سے پہلے امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن سے گفتگو کی

خوش فہمی

واشنگٹن۔ ۵ ستمبر۔ یہاں کے سیاسی حلقوں کو یہ خوش فہمی ابھی تک ہے کہ مصر سلامتی کونسل کی ہدایت کے مطابق نہر سویز سے ناکہ بندی ہٹائے گا۔ دوسری طرف مصری کسٹم افسروں کو ناکہ بندی کو زیادہ سخت کرنیکے احکام دیئے گئے ہیں کہا جاتا ہے سلامتی کونسل اس بارے میں مصر کے واضح انکار کا انتظار کر رہی ہے۔ آج اسرائیلی سفیر نے امریکی نائب وزیر خارجہ مسٹر میگیمی سے ملاقات کر کے ان کے حق میں قرارداد پاس کرانے کا شکریہ ادا کیا۔

جنرل حرب پاشا اور دوسرے مقتدر عرب فوجی لیڈروں نے پاکستان کے تحفظ کیلئے اپنی خدمات پیش کر دیں

قاہرہ۔ ۵ ستمبر۔ جنرل صالح حرب پاشا اور دوسرے مقتدر عرب فوجی لیڈروں نے پاکستان کی سالمیت کو خطرہ پیدا ہونے کی صورت میں اپنی تمام خدمات پیش کر دی ہیں جنرل حرب پاشا نے ایک بیان میں ساری دنیائے اسلام پر زور دیا ہے۔ وہ اس نازک موقع پر اپنے آپ کو مستحکم کریں اور رضا کار بھیجنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ ساری اسلامی دنیا کے مسلمانوں کو ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ کشمیر کے مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ پر امن اور دوستانہ ماحول میں ہونا چاہیئے۔ جنرل حرب پاشا کے علاوہ جن دوسرے مقتدر لیڈروں نے اپنی خدمات پیش کی ہیں ان میں یروشلم کے سابق فوجی گورنر اور اخوان المسلمین کے مجاہدین کے کمانڈر کی شخصیتیں قابل ذکر ہیں۔

امیر طلال اردن کے بادشاہ بن گئے

عمان۔ ۵ ستمبر۔ آج اردن میں شہزادہ امیر طلال کی بادشاہت کا باقاعدہ اعلان کر دیا گیا۔ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے کابینہ کے فیصلہ کی باتفاق رائے تصدیق کر دی ہے۔ چالیس سالہ شہزادہ طلال کل عمان میں آئین کے مطابق حلف اٹھانے کے لئے پہنچ جائیں گے۔ آج ایک جماعت جس میں اردن کے موجودہ ریجنٹ بھی شامل ہیں۔ امیر طلال کو لینے کے لئے سوئیٹزرلینڈ پہنچ گئی۔

کراچی ۵ ستمبر۔ ہندوستان سے کھوکھراپار کے راستے پاکستان آنے والے مہاجرین کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ روزانہ آنیوالے مہاجرین کی تعداد اب چار سو تک پہنچ گئی ہے۔ اگست کے آخر تک ۳ لاکھ ۲۰ مہاجرین آ چکے ہیں۔ ان مہاجرین نے ہندوستان میں مسلمانوں کی خستہ حالی کے نہایت دردناک واقعات بیان کئے ہیں۔ جن کو سنکر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

ایڈیٹر: شیخ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر مسٹ سیکیگو، روڈ لاہور سے شائع کیا۔

تازہ فہرست چندہ امداد درویشان وغیرہ

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے —

گذشتہ اعلان کے بعد چندہ امداد درویشان کی جو رقوم میرے دفتر میں پہنچی ہیں ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ اس فہرست میں چار رقوم قربانی عیدالاضحیٰ کی اور ایک رقم صدقہ کی بھی شامل ہے۔ جن دوستوں نے قربانی کی رقوم براہ راست دفتر محاسب ربوہ میں بھجوائی ہیں ان کے اسماء فہرست ہذا میں شامل نہیں کئے گئے کیونکہ وہ ریکارڈ جداگانہ ہے جو دفتر محاسب سے تعلق رکھتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان جملہ دوستوں کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس نیک تحریک میں حصہ لیا ہے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

نام	رقم
(۱) حکیم عبدالقدیر صاحب کاغانی لاہور امداد درویشان	۱۰—۰—۰
(۲) چوہدری بشیر احمد صاحب کاٹھ گڑھی سرگودھا۔	۵—۰—۰
(۳) کیپٹن مرزا عمر حیات خان صاحب پشاور صدر	۵—۰—۰
(۴) حوالدار عبدالمالک صاحب ایبٹ آباد۔	۵—۰—۰
(۵) عبدالکریم صاحب ڈار سیالکوٹ شہر	۵—۰—۰
(۶) اہلیہ صاحبہ ملک نصر اللہ خان صاحب۔ لالہ موسیٰ۔	۱۰—۰—۰
(۷) فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف کاٹھ گڑھ حال کراچی	۲۰—۰—۰
(۸) عظیم الدین صاحب سوداگر چرم حیدرآباد سندھ	۲۰—۰—۰
(۹) زینب بی بی صاحبہ اہلیہ بابو محمد شریف صاحب بذریعہ نذیر احمد خان صاحب منٹگمری	۱۶—۰—۰
(۱۰) صوبیدار میجر محمد عبدالرحمٰن صاحب کوئٹہ	۷—۰—۰
(۱۱) والدہ صاحبہ خواجہ عبداللطیف صاحب آف ڈمیرہ دون حال راولپنڈی (برائے صدقہ بکرا قادیان)	۲۰—۰—۰
(۱۲) چوہدری رشید احمد صاحب چمبڑ سندھ	۲۰—۰—۰
(۱۳) خورشید نور بیگم صاحبہ بنت مرزا احمد دین صاحب خانیوال	۵—۰—۰
(۱۴) ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی سیالکوٹ چھاؤنی برائے قربانی عیدالاضحیٰ قادیان	۲۵—۰—۰
(۱۵) والدہ صاحبہ مولوی برکات احمد صاحب راجیکی پشاور برائے قربانی عیدالاضحیٰ قادیان	۲۵—۰—۰
(۱۶) بیگم صاحبہ سید ارتضیٰ علی صاحب الحمرا کراچی (۱۵+۵)	۲۰—۰—۰
(۱۷) شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی آف دارالفتوح قادیان حال لائل پور برائے قربانی عیدالاضحیٰ قادیان	۲۵—۰—۰
(۱۸) سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد شریف صاحب بد ملہی	۵—۰—۰
(۱۹) اہلیہ صاحبہ چوہدری ابوالہاشم خان صاحب مرحوم از طرف اپنی دختر عابدہ خاتون صاحبہ مرحومہ	۵—۰—۰
(۲۰) مرزا محمد اسلم حیات بیگ صاحب لائل پور	۱۰—۰—۰
(۲۱) چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کراچی برائے قربانی عیدالاضحیٰ	۳۰—۰—۰
میزان	۲۹۳—۰—۰

(خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۱/۹/۵۱)

قابل امداد درویشان کے متعلق امراء صاحبان توجہ فرمائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے عیدالاضحیٰ قریب آرہی ہے۔ اس موقعہ پر درویشان قادیان کے جو رشتہ دار قابل امداد ہوں ان کے متعلق امراء و صدر صاحبان مقامی جماعت ہائے فوری طور پر دفتر ہذا میں رپورٹ فرمائیں کہ کس کس درویش کے کون کونسے رشتہ دار قابل امداد ہیں۔ اور ان کے خیال میں انہیں عید کے موقعہ پر کتنی رقم بطور امداد دی جانی مناسب ہے۔ نیز ان کے پتہ وغیرہ سے بھی تفصیلی اطلاع دیں۔ تاکہ منی آرڈر کے ذریعہ امدادی رقوم بھجوائی جاسکیں۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ

ربوہ کی ڈائری

— از حسن محمد خان صاحب —

— گزشتہ ہفتہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پہلے سے کچھ بہتر رہی۔ خطبہ جمعہ حضرت اقدس نے علالت طبع کے باوجود خود پڑھا۔ گھٹنوں میں تکلیف کی وجہ سے آپ نے ایک کرسی پر تشریف فرما ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا۔

اہالیان ربوہ کو کئی ہفتوں کے بعد حضور کے ارشادات عالیہ سننے کا موقعہ ملا۔

— تحریک جدید کے پہلے ۲۴ جونیر کوارٹر تو آج سے چار ماہ قبل بن کر تیار ہو چکے تھے۔ اب مزید دس بن کر تیار ہو گئے ہیں۔ اور مستحق احباب کے نام الاٹ ہو چکے ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کے بھی مزید جونیر کوارٹر زیر تعمیر ہیں۔

— مسجد مبارک مکمل ہو چکی ہے صرف سفیدی اور رنگ وغیرہ باقی ہیں۔ جو کہ آہستہ آہستہ تکمیل پا رہے ہیں۔ قصر خلافت۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مہمانخانہ تیزی سے مکمل ہو رہے ہیں۔

— محلہ "س" کی الاٹمنٹ کے لئے بیرونی احباب آج کل کثرت کے ساتھ ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ لیکن چونکہ "س" کی الاٹمنٹ ابھی حال ہی میں ہوئی ہے۔ اس لئے اس پر زور زیادہ ہے۔

— ربوہ کا موسم اب تبدیل ہوتا ہوا نظر آرہا ہے۔ پہلے والی چلچلاتی ہوئی لوئیں جھلسنے والی گرمی کا اب موسم لوٹتا معلوم ہوتا ہے۔ شب کو خنکی بھی نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔

عابدہ خانم مرحومہ

(از حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

حضرت خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب مرحوم کی صاحبزادی عزیزہ عابدہ خانم کی وفات حسرت آمیز کی خبر الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ مرحومہ بہت ہی نیک اور سلسلہ حقہ احمدیہ کی آنریری مبلغہ تھیں۔ چنیوٹ میں انہیں کچھ عرصہ رہنے کا اتفاق ہوا۔ وہاں اس کی تبلیغ سے کئی عورتوں نے احمدیت قبول کی۔ اور کئی ایک نے جو پہلے موصی نہ تھیں وصیتیں کیں۔ اور مرحومہ کی کوشش سے وہاں عورتوں کے باقاعدہ جلسے ہونے لگے۔ اسی طرح ربوہ میں بھی مرحومہ دینی خدمتوں میں بہت حصہ لیتی رہیں۔ ربوہ میں ابھی کوئی مکان نہ تھے خیموں میں ہی رہائش تھی کہ عزیزہ کی کوشش سے اس وقت بھی یہاں عورتوں کا جلسہ ہوا۔ مرحومہ کی شادی تھوڑا ہی عرصہ ہوا عزیز میاں محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار ساکن بریلی کے ساتھ ہوئی۔ اپنے خاوند اور اس کی پہلی اولاد کی خدمت کا حق ادا کرنے میں مرحومہ کی کوشش نہایت ہی قابل قدر تھیں۔ ان جوانی کی چھوٹی عمر میں مرحومہ کی وفات سب پسماندگان کے لئے بڑے صدمہ کا موجب ہوئی ہے۔ مرحومہ میرے ساتھ سگی بہنوں سے بڑھ کر محبت کرتی تھیں۔ قادیان میں جب کبھی میں ان کی کوٹھی پر جاتا مجھے کرسی بچھا دیتیں اور میں دو رکعت نماز پڑھ کر دعائیں کرتا۔ چنیوٹ میں اور ربوہ میں میری ڈاک کی تعمیل میں مرحومہ نے میری بڑی خدمت کی اس کا خط بہت صاف اور خوشنما تھا۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی کہ وہ اتنی جلدی ہم سب کو داغ مفارقت دے کر چلی گئیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں بلند درجات دے۔ اور سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کافی عرصہ سے بیماری اور دیگر مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ مرزا عبدالمنان راحت راولپنڈی (۲) عزیزم ہبت المنان عمر ابن صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر کافی عرصہ سے کمزور چلا آرہا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسے صحت عطا فرمائے۔ عزیز حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کا نواسہ ہے۔

خاکسار۔ عبداللطیف چک ۲۸۳ ع.ب ڈاکخانہ گگو

ولادت

محمد احمد خان صاحب خزانچی گجرات سنٹرل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ منڈی بہاؤالدین کو مورخہ ۲۴ اگست بروز پیر خدا تعالیٰ نے لڑکی عطا کی ہے۔ احباب اس کی درازی عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۶ ستمبر ۵۱ء

ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر یا سراب

کچھ دن ہوئے موجودہ نازک حالات کے پیش نظر ہم نے حکومت کی توجہ احراری اخبار "آزاد" کی بے راہ روی کی طرف دلائی تھی۔ کہ وہ احمدیوں کے خلاف منافرت پھیلانے اور اس طرح ملک میں انتشار پیدا کرنے سے باز نہیں آتا۔ اگرچہ جہاں تک ہمیں علم ہے۔ حکومت نے آج تک اس طرف پوری توجہ نہیں دی اور نہ کوئی موثر اقدام کیا ہے۔ لیکن آزاد نے اپنی ایک آدھ اشاعت میں جماعت احمدیہ کے خلاف کذب بیانی اور افتراء طرازی سے ضرور پرہیز کیا تھا۔

ہم چونکہ ملک و قوم کے مفاد کے پیش نظر یہی چاہتے تھے۔ اس لئے ہم نے عطاء اللہ شاہ بخاری کی اس شرم و حیا سے مبرا تقریر کا بھی ذکر کرنا مناسب نہ سمجھا۔ جو اس نے پچھلے دنوں "جلسۂ دفاع" کے پردے میں حکومت کے ایک نہایت ذمہ وار افسر کی صدارت میں کی اور احمدیت اور احمدیت کے بزرگوں پر نہایت بے شرمی سے بہتان طرازی کی۔ جو تقریر بقول آزاد ڈھائی لاکھ نفوس نے بگوش ہوش سنی۔ جس میں احمدیوں کو صرف گالیاں ہی نہ دی گئیں۔ بلکہ ان کے جان و مال کے خلاف بھی کھلے کھلے الفاظ میں اکسایا گیا۔ اور خود موجودہ حکومت پر بھی اشاروں اشاروں میں نہایت غدارانہ چوٹیں کی گئیں۔ جن سے اب تک لاہور کے در و دیوار کانپ رہے ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ملک کے کئی ذمہ وار خیر خواہوں نے یہ باتیں سنیں۔ اور حکومت اور اخبارات کے رپورٹروں نے بھی سنیں مگر آج تک حکومت نے اس چلتے پھرتے کوہ آتش فشاں کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ اور وہ پنجاب ہی میں نہیں۔ بلکہ شمال مغربی سرحدی صوبہ تک بھی اپنا تباہ کن لاوا بکھیرتا پھر رہا ہے۔ مگر اس کو کوئی نہیں روکتا۔ ابھی ابھی اس نے اس آتش گیر مادہ سے پُر صوبہ میں دورہ کرکے اپنی اسی قسم کی تقریر پھر کی ہے۔ جس قسم کی تقریر اس نے لاہور میں کی تھی۔

ہم نے "الفضل" میں جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ اس لئے نوٹس نہیں لیا تھا۔ کہ ملک کے حالات ایسے ہیں۔ کہ ہمیں ملک و قوم کی وفاداری کے پیش نظر صبر سے کام لینا چاہیئے۔ شاید حکومت اپنا فرض منصبی ادا کرنے پر راغب ہو جائے۔ اور اس تباہ کن لاوے کا ناکہ بند کر دے۔ اور چونکہ اپنی ایک آدھ اشاعت میں "آزاد" نے احمدیت کے خلاف آتش بیانی نہیں کی تھی ہم نے بھی خاموشی کو مناسب سمجھا۔ اور ایسا ہم نے اس خیال سے بھی کیا۔ کہ "آزاد" کو شاید ملک کے نازک حالات کا احساس ہو گیا ہے۔ آئندہ وہ کم از کم اس عرصہ تک خاموش رہے گا۔ جب تک ملک کے حالات معمول پر نہیں آجاتے۔ مگر

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

معلوم ہوتا ہے۔ آزاد کی یہ خاموشی عارضی وجہ سے تھی۔ اصولی نہ تھی۔ کیونکہ اس نے اپنی موجودہ اور موجودہ سے پہلی اشاعت میں احمدیت کے خلاف جھوٹ۔ افترا اور بہتان نشر کرنے کا پھر آغاز کر دیا ہے۔ اور احمدیت کے خلاف اشتعال انگیزی کرنے کے لئے پھر ایسے حوالے شائع کر دیئے ہیں۔ جو کتر بیونت کرکے وہ پہلے بھی پیش کرتا رہا ہے۔ چنانچہ ۵ اپریل ۱۹۴۷ء کے "الفضل" سے ایسا حوالہ پیش کیا ہے۔ جو سراسر فریب دہی کے لئے کانٹ چھانٹ کرکے خود بنایا گیا ہے۔ اور جو قبل تقسیم کے زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ پھر اس نے اپنی اشاعت ۷ ستمبر میں سرورق پر بائیں طرف اوپر چوکھٹے میں تین نا تمام فقرے "الفضل" ۱۲ دسمبر ۱۹۴۷ء اور ۱۳ اپریل ۱۹۴۸ء سے سیاق و سباق سے علیحدہ کرکے جلی حروف میں شائع کئے ہیں۔ "آزاد" کا خیال ہے۔ کہ چونکہ عوام کے پاس "الفضل" کے فائل تو ہونگے نہیں۔ اس لئے وہ دھوکے میں آجائیں گے۔ اور جس طرح لا تقربوا الصلوٰۃ تک پڑھ کر کہا جا سکتا ہے۔ کہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ نماز کے نزدیک نہ جاؤ۔ اسی طرح ان ادھورے فقروں کا اثر ہوگا یہ ایک نہایت گندا اور ملک و قوم کے لئے مہلک فریب ہے۔ جس کا نوٹس لینا حکومت کا فرض ہے۔ حکومت کی پریس برانچ کے پاس "الفضل" کے فائل موجود ہیں۔ اس کو چاہیئے۔ کہ ان حوالوں کو نکال کر دیکھے۔ یقیناً حکومت پر ثابت ہو جائیگا۔ کہ یہ احراری غریب اور حکومت کے وفادار احمدیوں کے خلاف عوام میں منافرت پھیلانے اور اشتعال انگیزی کرنے کے لئے پرلے درجے کی شرمناک چالاکی کر رہے ہیں۔ اور کس کس طرح ملک میں انتشار پھیلانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اس پر ثابت ہو جائے گا۔ کہ خواہ اس دم کو بارہ برس تک زمین میں دبا کر رکھا جائے۔ یہ کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی۔ ؎

دہر میں کیا کیا ہوئے ہیں انقلابات عظیم
آسماں بدلا زمیں بدلی نہ بدلی خوئے بد

ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ سانپ کو خواہ قیامت تک دودھ پلایا جائے۔ اس کا جب داؤ لگے گا۔ وہ دودھ پلانے والے ہاتھ کو ضرور ڈنک مارے گا۔ ہم کو یہ بھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ مجلس احرار صرف چند بے سر و پا بیکار مقرروں کے طائفہ کا نام ہے۔ اور یہ جیسا کہ پہلے تھا۔ آج بھی سراسر غلط ہے۔ کہ وہ کوئی با اصول جماعت ہے۔ جس کا کوئی مقصد ہے۔ وہ تو صرف ہنگامہ آرائی سے روٹی کمانے کے لئے "طائفہ دزداں بر سر کوہ" بنے ہوئے ہیں۔ ان کو تو صرف روٹی چاہیئے۔ خواہ یہ روٹی گھر سے ملے یا باہر سے یہ وہ آزاد لوگ ہیں جو اپنے... کی داڑھی تک بیچ کھائیں۔ ان کو کسی ملک کی بہبودی یا دفاع سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ جس طرح ریلوے سٹیشن پر مشین میں اکنی یا دونی ڈالنے اور بٹن دبانے سے پھر سے ایک قسمت کی چٹ باہر نکل آتی ہے۔ اسی طرح ان کی جیب میں چند روپوں کے نوٹ ڈالنے سے ان کے منہ سے آتش فشاں الفاظ جھڑنے لگتے ہیں۔ جس طرح وہ ایک تماشہ ہے۔ اسی طرح یہ بھی صرف ایک بازیگری کا کھیل ہے۔ اور کچھ بھی نہیں۔

افسوس ہے کہ ہمارے بھولے بھالے بعض ذمہ وار اور ملک و قوم کے سچے بہی خواہ لوگ بھی تماشبینوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا یہ سمندر دیکھ کر فریب میں آجاتے ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھ سکتے۔ کہ یہ سمندر کا پانی نہیں جو ڈھلک رہا ہے۔ بلکہ سراب ہے سراب۔ ریت کے ناچیز ذرے محض ان کی اپنی بندہ نوازی کی شعاع سے لمحہ بھر کے لئے ٹمٹما اٹھتے ہیں۔ کہ جس شعاع کے مٹتے ہی وہ اپنی تاریکی کے اتھاہ غار میں پھر جا پڑیں گے۔

البتہ ان کی زہر آلود تقریریں بھولے بھالے عوام کے دلوں کو ضرور مسموم کر دیتی ہیں۔ جو ملک میں صرف انارکی پیدا کرنے کا باعث ہو سکتا ہے۔ ان بھولے بھالے ذمہ وار لوگوں کو اتنا تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر عطاء اللہ شاہ بخاری کی مسخرہ طرازی اتنی ہی کارآمد ہوتی۔ تو جتنی بھیڑ سحر سامری کے اثر سے انہیں نظر آتی ہے۔ کیوں عطاء اللہ شاہ بخاری آج کم سے کم پنجاب کا وزیر اعلیٰ نہیں بن گیا۔ البتہ عوام کو بغیر پیسہ خرچ کئے سینما یا سرکس کا لطف چند گھنٹوں کے لئے میسر آجاتا ہے۔ مگر اس کا خمیازہ حکومت اور ملک کے بہی خواہوں کو یہ بھگتنا پڑتا ہے۔ کہ یہ بھولے بھالے عوام جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ اپنے دل مسموم کرا لیتے ہیں جو بالآخر ملک و قوم کے لئے آخر میں نہایت خطرناک ثابت ہوگی۔

چار اور درویشوں کی شادی

(از مکرم صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قادیان)

(۱) ‎۸/۵۱‏ ۱۷ کو بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے پانصد روپیہ مہر پر محترمہ وزیر بیگم صاحبہ (بنت مکرم چودھری عبدالغنی صاحب سکنہ قادیان محلہ دارالبرکات حال چک ‎۶۶/G.D‏ ضلع منٹگمری) کا نکاح اخویم چودھری عبدالغفور صاحب حلقہ ناصر آباد (ولد مکرم مولوی رحمت اللہ صاحب ضلع منٹگمری) کے ساتھ پڑھایا۔ موصوفہ برادرم چودھری بدرالدین صاحب عامل صدر حلقہ مبارک کی ہمشیرہ ہیں۔

(۲) نیز اس موقعہ پر محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ کا نکاح مکرمی چودھری عبدالحق صاحب ہیڈ کلرک نظارت امور عامہ کے ساتھ تین صد روپیہ پر پڑھا۔ اور شام کو رخصتانہ عمل میں آیا۔ اور دو دن بعد چودھری صاحب محترم نے بہت سے احباب کو دعوت ولیمہ پر مدعو کیا۔ محترمہ موصوفہ مکرم ایچ حسین صاحب مالاباری کی بیوہ ہیں۔ جو گذشتہ دسمبر میں قادیان میں وفات پا گئے تھے۔ مرحوم نے پانچ خورد سال بچے چھوڑے تھے۔ نیز موصوفہ مالابار کے بزرگ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب گٹی مرحوم کی صاحبزادی ہیں۔ امید ہے اب ان کی خاطر خواہ تربیت کا انتظام ہو سکے گا۔

(۳) مکرم مولوی غلام نبی صاحب مبلغ راٹھ (ضلع ہمیر پور یو۔ پی) نے ‎۸/۵۱‏ ۹ کو محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ (بنت مکرم محمد شفیع صاحب حال پاکستان) کا نکاح پانصد روپیہ پر اخویم عبدالحمید صاحب شیخوپوری ولد مکرم میاں الٰہی بخش صاحب کے ساتھ پڑھا۔ رخصتانہ ‎۸/۵۱‏ ۲۳ کو عمل میں لایا گیا۔

(۴) ‎۸/۵۱‏ ۲۷ کو مولوی صاحب موصوف نے وہاں محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ (بنت مکرم محمد شفیع صاحب تما کو مرچنٹ بمقام راٹھ) کا نکاح پانصد روپیہ مہر پر اخویم بشیر احمد صاحب ولد مکرم میاں محمد مراد صاحب سکنہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ پڑھا۔ رخصتانہ ‎۸/۵۱‏ ۲۸ کو ہوا۔ موخر الذکر دونوں دوست شادی کرکے دلہنوں سمیت ‎۸/۵۱‏ ۳۰ کو وارد دارالامان ہوئے۔ جہاں سٹیشن اور اپنے ایریا میں درویشوں نے استقبال کرکے خوشی کا اظہار کیا۔

احباب ان تمام نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

مولوی محمد علی صاحب کا ٹرسٹ

فریق لاہور کے اصحاب کی خدمت میں دردمندانہ اپیل

از مکرم خان بہادر میاں محمد صادق صاحب لاہور

اب ذرا مضمون دستاویز ٹرسٹ پر نظر ڈالئے۔ میرے نزدیک وہ بجائے خود کافی بصیرت افروز ہے

(۱) مولوی محمد علی صاحب نے مضمون دستاویز کو خلاف عادت بغیر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے شروع کیا ہے۔ جو ان کی تحریر کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ ٹرسٹ سب لوگوں کے لئے بنایا گیا ہے یا بھول ہی ہو۔ واللہ اعلم

(۲) مولوی صاحب نے ہر دستاویز ٹرسٹ کو اس طرح شروع کیا ہے۔

سب لوگوں کو معلوم ہو۔ منکہ محمد علی ولد حافظ فتح الدین ساکن مبزیرہ حسین سٹریٹ مسلم ٹاؤن لاہور ذات مسلمان حنفی المذہب مندرجہ ذیل جائداد کا وقف قائم کرتا ہوں؟

اس اعلان میں مولوی صاحب نے خود کو احمدی یا امیر یا پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور ظاہر کرنے سے گریز فرمایا ہے۔ شائد اس لئے کہ خطاب سب لوگوں سے ہے۔ اگر ان کو لفظ احمدی نظر آگیا تو وہ کان کھڑے کریں گے اور بدک جائیں گے۔ اور غالباً اسی خطرہ سے بچنے کے لئے خود کو صاف طور پر مسلمان حنفی المذہب لکھا ہے۔ عام طور پر یہ سمجھنا دشوار ہے کہ کیا صرف مسلمان لکھنا کافی نہ تھا۔ جو حنفی المذہب کے الفاظ بھی زائد کئے۔ اس کی تہ میں بھی ایک مقصد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی خود کو کسی جگہ حنفی المذہب مسلمان لکھا ہے۔ اگر کوئی احمدی کہے کہ مولانا آپ نے یہ کیا کیا؟ ارشاد ہوگا حضرت صاحب نے خود کو حنفی المذہب لکھا ہے اس میں کونسی قباحت ہے۔ سیدھا سادہ احمدی یہ سنکر خاموش ہو جائے گا۔ اور اگر مولوی صاحب سے پوچھا جائے کہ کیا ہر حنفی المذہب مسلمان احمدی کہلانا پسند کریگا تو کوئی جواب نہیں بن پڑے گا۔ میرے نزدیک یہ مذموم حرکت غیر احمدیوں کو متوجہ کرنے کے لئے دیدہ دانستہ کی گئی ہے۔ تاغیر احمدی ایسے بھولے بھالے نہیں جو دھوکے میں آجائیں گے اس کا نتیجہ اس قدر تو صاف ہے کہ اب خود ان کی جماعت کے بعض دوست اس تذبذب میں ہیں کہ مولوی صاحب کو اس اعلان کی صورت میں کیا سمجھیں۔

(۳) فقرہ نمبر ۵ دستاویز میں لکھا ہے۔

”ٹرسٹیوں کا یہ بورڈ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کے ساتھ پورے طور سے اس وقت تک کام کرے گا (۱) جب تک یہ (یعنی انجمن) قائم رہے (۲) جب تک انجمن ان کتابوں کی رائلٹی کے معاہدات کی تعمیل کرتی رہے۔ جو واقف (مولوی محمد علی صاحب) نے لکھیں۔ اور پہلی دفعہ انجمن نے شائع کیں“۔

اس فقرہ میں انجمن کے بقا اور قائم رہنے کے متعلق شک ظاہر کیا گیا ہے۔ گویا مولوی صاحب کا خیال ہے کہ ان کے بعد انجمن قائم نہیں رہ سکتی۔ ٹرسٹ کو ہدایت کی گئی ہے کہ جب تک انجمن رائلٹی کی ادائیگی کے معاہدات کی تعمیل کرتی رہے گی اس وقت تک اس کے ساتھ پورا تعاون ہوتا رہے۔ اس کے بعد نہیں۔ رائلٹی کے معاہدات کی کوئی تشریح نہیں کی گئی معلوم نہیں کہ رائلٹی کے ساتھ اب کچھ رقم بطور اعانت اور قرض حسنہ بھی شامل ہوتی ہے یا نہیں۔ جیسا کہ ۱۹۴۲ء سے دستور چلا آیا ہے۔ البتہ کہا جاتا ہے کہ اس وقت انجمن مولوی صاحب کو ۸۰۰ روپے ماہوار ادا کرتی ہے۔ کیا ٹرسٹ کے ساتھ تعاون کے لئے اب بھی قیمت ادا کرنی ہوگی۔ دستاویز ٹرسٹ میں کوئی شرط نہیں کہ یہ سلسلہ مولوی صاحب کی زندگی تک چلے گا یا بعد بھی انجمن کو ۸۰۰ روپے ماہوار ٹرسٹ کو ادا کرنا ہوگا۔

(۴) ٹرسٹ بورڈ میں مولوی صاحب ان کی اہلیہ صاحبہ ان کی اہلیہ کے سگے بھائی مستقل اور ان کے فرزند اور بھتیجے اور ایک اور عزیز تین غیر مستقل۔ کل چھ ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔ بیرون خانہ کوئی ممبر شامل نہیں کیا گیا۔ میں نہیں جانتا کہ قانون کی نگاہ میں یہ ٹرسٹ پبلک ٹرسٹ کہلانے کا مستحق بھی ہے یا نہیں۔ کیونکہ یہ سب ممبران مولوی صاحب کے گھرانہ کے ممبر ہونے کے علاوہ احمدی بھی کہلاتے چلے آئے ہیں۔ اور اس لحاظ سے یہ ایک احمدی ٹرسٹ متصور ہوگا۔ گو اس پر پردہ ڈالنے کے لئے مولوی صاحب نے خود کو دستاویز میں حنفی المذہب مسلمان ظاہر کیا ہے۔ اس ٹرسٹ کے متعلق غیر احمدی مسلمانوں کا کیا ردعمل ہوگا۔ اس کا اندازہ لگانا ابھی قبل از وقت ہے۔ لیکن احباب جماعت احمدیہ اشاعت اسلام کے لئے تو قابل غور اور فکر ہے۔

(۵) فہرست جائداد مندرجہ دستاویز میں قرآن مجید کے دس ہزار نسخے انگریزی ترجمہ معہ متن و تفسیر ریوائزڈ ایڈیشن جو انگلستان میں زیر طبع ہے بھی شامل دکھلائے گئے ہیں۔ اس کے لئے سنا ہے کہ خواجہ نذیر احمد صاحب فرزند ارجمند حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے ایک معتد بہ رقم ۱۵۰۰ پاؤنڈ انجمن کو دی تھی۔ جس کا اعلان بھی مولوی صاحب نے بڑے سرکے کے ساتھ کراچی سے کیا تھا۔ خدا جانے یہ رقم مولوی صاحب کی ٹرسٹ کی جائداد کب اور کیونکر بنی۔ کیونکہ خواجہ صاحب نے روپیہ تو انجمن کو دیا تھا۔ سنا ہے کہ مولوی صاحب کی یہ روش خواجہ صاحب کی نظر میں بھی پسندیدہ نہیں اور وہ قانونی چارہ جوئی کی فکر میں ہیں۔ مگر رقوم جائداد تفتیش طلب ہیں۔ قرآن کریم پہلی دفعہ انجمن کی طرف سے چھپا تھا۔ اب سنا ہے مولوی صاحب اپنے انتظام سے چھپوا رہے ہیں۔ مولوی صاحب کا ایک بچہ انگلستان میں زیر تعلیم ہے۔ اور وہاں ان کی انجمن کی ایک شاخ بھی ہے۔ شائد یہ انتظام اس کے سپرد ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مجھے مولوی صاحب کے اس تازہ کرشمہ کے متعلق کہنے کی کچھ ضرورت نہ تھی محض بعض احباب انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کے اصرار اور تقاضہ پر لکھ رہا ہوں۔ شائد اس سے کسی کو آنکھیں کھولنے کی توفیق ملے۔ نیز معلم صلح ۲۸ اپریل ۱۹۴۲ء میں مولوی صاحب نے میری علیحدگی پر فرمایا تھا۔ کہ ان کے نزدیک میرا قدم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی کی طرح پھسلا ہے اور کہ اس طرح اس وقت اور حضرت مرزا صاحب (مسیح موعود علیہ السلام) کے وقت بھی بعض لوگ مرتد ہو گئے تھے۔ اور جسمانی بیماریوں کی طرح روحانی بیماریاں بھی ہوتی ہیں۔ خدا کی شان ہے کہ میں تو باوصف ایک اقراری گنہ گار ہونے کے اب تک افتاں و خیزاں جماعت احمدیہ کے ساتھ شامل رہا ہوں۔ مولوی صاحب کی نسبت خود ان کی ہی جماعت کے عوام تو کیا بعض اکابر بھی آج کہتے نظر آتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب کا قدم پھسلا اور بری طرح سے پھسلا ہے۔ بلکہ بعض تو مولوی صاحب کی ٹرسٹ والی حرکت کو اللہ تعالےٰ کی حکمت قرار دے رہے ہیں۔ جس سے ان کے نزدیک مولوی صاحب کا اندرونہ جو پہلے چند احباب تک محدود تھا اب منظر علم پر آگیا ہے۔ جسمانی بیماری (دل کی) مولوی صاحب کو عرصہ دو سال سے لاحق ہے۔ اب روحانی بیماری بھی ظاہر ہوگئی ہے

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

بالآخر احباب جماعت احمدیہ اشاعت اسلام لاہور سے کہنا ہے کہ جماعت احمدیہ اشاعت اسلام کی ہستی کے متعلق مولوی صاحب کے دلی تاثرات اور جذبات دستاویز ٹرسٹ کے فقرہ نمبر ۵ کی صورت میں آپ کے سامنے آچکے ہیں۔

قریباً ۱۱ سال ہوئے میرے ایک محسن اور بزرگ نے مجھے ایک خط میں جو میرے پاس محفوظ ہے لکھا تھا کہ:-

”کشتی (جماعت احمدیہ اشاعت اسلام لاہور) متواتر صدمات اور امتداد زمانہ سے پہلے ہی بوسیدہ اور کمزور ہو رہی ہے خدارا آپ اس کا آخری بار ڈبونے والا نہ بنیں۔ اب کسی کشتی کے لئے نہ عمر ہے اور نہ موقعہ اور اس کے سوا اور کوئی کشتی بھی نہیں۔ اس لئے ہم سب کے حال پر رحم فرمائیں“۔

یہ الفاظ انہوں نے مجھے جماعت احمدیہ اشاعت اسلام سے علیحدہ ہوتے دیکھ کر لکھے تھے۔ میری علیحدگی سے تو انجمن کو یا مولوی صاحب کو کوئی نقصان نہ پہنچ سکتا تھا۔ اب مولوی صاحب کی آخری ضرب احباب کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہونی چاہیئے۔ اور دیکھیں کہ اس بوسیدہ اور کمزور کشتی کا آخری بار ڈبونے والا کون نکلا۔ اس لئے میں بڑے درد کے ساتھ ان کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ انجمن کے مستقبل کے ساتھ اپنی فکر کریں۔ اور للہ غور فرمائیں کہ مولوی صاحب نے ان کو دارالامان قادیان کی جماعت سے علیحدہ کرنے اور نکال لانے کے بعد ہر ایک سے کیا کیا سلوک کیا۔ اور ان کے فیض صحبت سے بعض کی اولادوں کا کیا حشر ہو رہا ہے۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ وہ اپنی پوزیشن پر غور فرمائیں۔ میرے نزدیک اس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ قادیان سے نکلنے کے بعد سوائے پہلے چند سال کے ان کا سارا زمانہ مولوی صاحب کے ساتھ کشمکش۔ تشتت اور افتراق کی جنگ میں گزرا ہے۔ اور اب خاتمہ قریب ہے۔ وہ للہ دوسری طرف بھی کم از کم نظر تحقیق ہی فرمائیں۔ کیا وجہ ہے کہ جہاں ایک طرف ان کی جماعت کا نقشہ تحسبھم جمیعاً و قلوبھم شتّٰی کا منظر پیش کر رہا ہے دوسری طرف یگانگت۔ اخوت۔ باہم مروت۔ محبت اور برادرانہ تعلقات کا دور دورہ ہے۔ رہا عقائد کا جھگڑا میں ایماناً عرض کرتا ہوں کہ وہ بھی مولوی صاحب کی ایجاد ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے۔ تو نہ وہ الگ جماعت بنا سکتے تھے۔ اور نہ ہی امیر جماعت بن سکتے تھے۔ اور مسائل کو چھوڑ کر مسئلہ نبوت کو ہی لیجئے۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں کہ مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء کو مولوی کرم الدین صاحب ساکن بھیں کے مقدمہ میں مولوی محمد علی صاحب نے بطور گواہ استغاثہ حلف لے کر یہ بیان دیا تھا۔

”مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے
مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اس
کے مرید اس کو دعوے میں سچا اور
دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام

(باقی دیکھیں صـ پر)

مسئلہ کشمیر کے متعلق ہندوستان کی پوزیشن کمزور ہے

(ہندوستانی اخبارات)

مشرقی پنجاب کے مشہور و معروف گورمکھی رسالہ پریت لڑی نے حال ہی میں ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں کشمیر کے مسئلہ سے متعلق بعض تجاویز پیش کی ہیں۔ خاکسار نے اس سلسلہ میں ایک چٹھی جناب سردار گوربخش سنگھ صاحب بی۔ایس۔سی ایڈیٹر رسالہ "پریت لڑی" کی خدمت میں بذریعہ رجسٹری گورمکھی میں ارسال کی ہے۔ اس کا اردو ترجمہ ناظرین الفضل کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہے۔

عباد اللہ گیانی

جناب من تسلیم!

رسالہ پریت لڑی (گورمکھی) جولائی ۱۹۵۱ء میں آپ کا ایک مضمون بعنوان "سنبھلو ابھی بھی ویلا ہے" (یعنی ہوشیار ہو جاؤ اب بھی موقعہ ہے) میں نے بہت غور سے پڑھا۔ آپ نے جس جذبہ کے ماتحت یہ مضمون سپرد قلم کیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ آپ نے اس میں بھارتی اور پاکستانی پبلک کو بھی مخاطب کیا ہے اس لئے میں آپ کی خدمت میں دو چار باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ لڑائی کسی وقت بھی کسی قوم یا ملک کے تعمیری پروگرام کا حصہ نہیں بن سکتی۔ اور موجودہ زمانہ میں تو کوئی عقلمند اس کی خواہش نہیں کر سکتا۔ کیونکہ آجکل کی لڑائی تو خالص تباہی اور بربادی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ آپ نے اپنے اس مضمون میں بڑے درد کے ساتھ لکھا ہے کہ:

"ہم دونوں ممالک کی حکومتوں اور دونوں ممالک کے لوگوں کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ تقسیم کے غلط فیصلہ نے ۱۹۴۷ء میں خون کی ندیاں بہا دی تھیں اور آج ان کے غلط اقدام خون کے سمندر بھر دیں گے۔ ہمارے تمام شہروں پر موت برسے گی۔ اور سڑکوں پر خلقت بھٹکے گی۔

اگر پنڈت نہرو اور لیاقت میں لوگوں کا ذرہ بھی درد ہے تو وہ انگریزوں کے اشاروں پر عہد کرنے کی بجائے لوگوں کے اشاروں پر عہد کریں اور سب سے پہلے لڑائی بند کے عہد پر معاہدت کریں پھر کشمیر کا سوال ہرگز بھی مشکل نہیں رہیگا ...... یہ کشمیریوں کا اپنا سوال ہے۔ جلد یا بدیر اس کا حل مل ہی جائیگا۔"

(ترجمہ از پریت لڑی جولائی ۱۹۵۱ء)

جناب عالی! اگر دیانتداری سے کشمیر کے مسئلہ پر غور کیا جائے تو اس کا حل تلاش کرنا کوئی مشکل نہیں۔ یہ درست ہے کہ یہ کشمیریوں کا اپنا حق ہے مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ شیخ عبداللہ ...... کو بھارتی سنگینوں کے زیر سایہ اسمبلی بنا کر اس کے حل کرنے کا حق حاصل ہے۔

ملک کی تقسیم کے بارہ میں آپ اور دوسرے بھارتی خواہ کچھ کہیں مگر یہ حقیقت ہے کہ یہ دو قوموں کے وجود کو تسلیم کرنے پر ہوئی ہے۔ اور یہ اصلیت تسلیم کر لی گئی تھی کہ ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں۔ کانگرس کا ذہنی اور نام نہاد نیشنلزم اس سچائی پر پردہ نہیں ڈال سکتا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں پیدائش سے لے کر موت تک اختلاف ہے اور مسلمانوں کا ہندوؤں سے کسی بھی عقیدہ اور اصول میں اتحاد نہیں۔ حال ہی میں لدھیانہ کے سیشن جج نے اپنے ایک فیصلہ میں لکھا ہے کہ:

"مسلم اور غیر مسلم میں فرق تو سمجھا جا سکتا ہے۔ کیونکہ مسلمان ایک مختلف نسل سے ہیں اور تقریباً تمام اہم اصولوں میں غیر مسلموں سے مختلف ہیں۔ یہی اختلاف ملک کی تقسیم اور دو ڈومینیوں کے پیدا کرنے کا کارن بنا۔"

(پربھات ۲۹ جولائی ۱۹۵۱ء)

آپ نے خود بھی ایک مرتبہ لکھا تھا کہ:-

"صرف مذہب کی بناء پر مسلمان ایک علیحدہ قوم کے حقوق حاصل نہیں کر سکتے مگر ہندوؤں کے عالمگیر سوشل بائیکاٹ کی بناء پر یہ حق خود مختاری کے حق دار ضرور ہو جاتے ہیں۔ ایسے لاثانی بائیکاٹ کی ضلالت کے روبرو کسی منصف کا حوصلہ نہیں پڑ سکتا کہ وہ ہندو مسلم تقدیروں کو ایک لڑی میں منسلک دیکھنے کا خیال کر سکے۔ میں اگر مسلمان ہوتا تو سب کچھ بھلا دینے کیلئے تیار کیا جا سکتا۔ مگر جس طرح کا بائیکاٹ ہندوؤں نے مسلمانوں کا کیا ہوا ہے اسے نہ بھولتا اور نہ معاف کرتا۔"

(ترجمہ از "پریت لڑی" نومبر ۱۹۴۶ء)

پس آپ نے خود بھی تسلیم کیا ہے کہ ہندوؤں کی طرف سے کئے گئے مسلمانوں کے سوشل بائیکاٹ کی ضلالت کی موجودگی میں کسی بھی منصف مزاج کا یہ حوصلہ نہیں ہو سکتا کہ وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کی قسمت ایک لڑی میں منسلک دیکھنے کا خیال کر سکے۔ یہی وہ سبب تھا جس نے ملک کی تقسیم کروائی۔ آپ کو بھی آخر کار یہ کہنا پڑا کہ:-

"جو لوگ سچائی ظاہر ہونے پر اسے قبول کرنے سے انکار نہیں کرتے وہ تسلیم کریں گے کہ پاکستان کا موجد ...... راشٹریہ سنگھ کا بانی ہے۔"

(ترجمہ از "پریت لڑی" مئی ۱۹۴۸ء)

یعنی "ہندو مہاسبھا نے مسلم لیگ مضبوط کی۔ راشٹریہ سنگھ نے نیشنل گارڈ بنائے اور ہندو راشٹریہ نے پاکستان بنایا۔"

(ترجمہ از پریت لڑی ستمبر ۱۹۴۸ء)

تقسیم کے وقت خواہ کئی وجوہات کی بناء پر ہم مسلمانوں سے بہت بے انصافیاں کی گئیں مگر اس تقسیم کا بنیادی اصول یہی تھا کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہ بھارت سے الگ کر کے مسلمانوں کے سپرد کر دیئے جائیں۔ اسی اصول کی بناء پر کشمیر ایک خالص اسلامی علاقہ ہونے کی وجہ سے پاکستان کا ضروری حصہ تھا...... ہندوؤں کا محض اس لئے اس پر قبضہ جمانا کہ وہاں کا راجہ ایک ہندو ...... ڈوگرا تھا۔ اور شیخ عبداللہ جیسے دو چار نیشنلزم کے حامی ہندو لیڈروں کی کٹھ پتلی بنے بیٹھے ہیں کسی طرح بھی جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آج تمام دنیا کی رائے عامہ کشمیر کے مسئلہ میں پاکستان کے موقف کی تائید میں ہے۔ چنانچہ بھارت کے اخبار بھی اس امر کے معترف ہیں کہ:-

"یہ ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ کشمیر کے معاملہ میں ہم دنیا کی رائے اپنے حق میں نہیں کر سکے۔"

(پربھات ۵ فروری ۱۹۵۱ء)

یعنی "کشمیر کے معاملہ میں دنیا کے تمام ممالک بھارت کی پوزیشن کو کمزور سمجھتے ہیں اور یہ ہے بھی درست"

(ترجمہ از نویاں قیمتاں مارچ ۱۹۵۰ء)

ہم پاکستانی شروع سے کہتے چلے آ رہے ہیں۔ کہ کشمیر کی قسمت کا فیصلہ بھارت کی راجدھانی دہلی میں کرسیوں پر بیٹھ کر ہندو ریاست دان نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی ہری سنگھ یا شیخ عبداللہ کے دو چار ساتھیوں کو ہی اس کا حق دیا جا سکتا ہے۔ البتہ تمام کشمیری آزادانہ استصواب رائے سے اس کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ مگر بھارتی لیڈر اس طرف آنے کا نام نہیں لیتے۔ اس کا سبب واضح ہے کہ ان کو یقین ہے کہ آزادانہ استصواب رائے کا فیصلہ کبھی بھارت کے حق میں نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ دہلی سے شائع ہونے والے رسالہ "نویاں قیمتاں" نے پچھلے دنوں لکھا تھا۔

"ہند میں بڑی خوش فہمی سے کام لیا جا رہا ہے کہ کشمیر کی وادی اور جموں صوبہ کے ایک حصہ کی آبادی جس کی تعداد ۱۹ لاکھ کے قریب ہے شیخ عبداللہ کی پارٹی کے ساتھ ہے اور بقیہ کشمیر اور جموں کی آبادی جو پاکستان کے ساتھ ہے ۱۲ لاکھ ہے۔ مندرجہ بالا اندازہ درست تسلیم کرتے ہوئے بھی ہمارے تئیں دیک سات لاکھ کا فرق کوئی بڑا فرق نہیں۔

اول تو پاکستان کے حق میں پختہ ووٹ ہیں جن کے بدلنے کی کوئی صورت نہیں اور شیخ عبداللہ کے ساتھیوں کے متعلق یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ اس وقت ہمارے ملک کی بنیادی چیز مذہب ہے ...... ایسی حالت میں رائے شماری کے فیصلہ کو اپنے حق میں سمجھ لینا بڑی غلطی ہوگی۔"

(ترجمہ از نویاں قیمتاں فروری ۱۹۴۹ء)

بھارت کا کشمیر کے مسئلہ کو رائے شماری کے ذریعہ حل کرنے سے گریز کرنے کا اصل سبب یہی ہے کہ بھارتی مہاسبھائی نقطہ نظر کی رو سے لوگ شیخ عبداللہ کے جھوٹے اور مصنوعی نیشنلزم پر مطمئن نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ صرف ایک ڈھونگ ہے۔ جو ہندو لیڈروں نے کشمیر کو ہضم کرنے کیلئے منو سمرتی کے "راج پرکرن" کی بناء پر رچ رکھا ہے۔ ایک کانگرسی سکھ پرنسپل نرنجن سنگھ رقم فرماتے ہیں:-

"شیخ عبداللہ اور ان کے ساتھی مسلمان ہند میں اور کشمیر میں پنچایتی راج قائم کرنے کے پکے حامی ہیں۔ اصولاً پنڈت نہرو اور شیخ عبداللہ کی پوزیشن بالکل درست ہے ...... مگر یہ بات اصولاً ہی درست ہے اصلیت میں نہیں ہے۔"

(ترجمہ نویاں قیمتاں مارچ ۱۹۵۱ء)

اس کا سبب پرنسپل صاحب موصوف نے یوں بیان کیا ہے:-

"ہمارے ملک کا ارتقاء کسی اور طریق پر ہوا ہے۔ یہاں قومیت کا جذبہ نہیں ہے بلکہ دھرم کا جذبہ یعنی اس کی بگڑی ہوئی شکل فرقہ پرستی پر دھیان ہے۔ ہندوستان کے ہندوؤں کو خواہ وہ زبان سے کچھ کہیں پاکستان کے ہندو ہندوستان کے مسلمانوں سے زیادہ عزیز ہیں ...... سچ پوچھئے تو ہندوؤں کی بہت بڑی تعداد کو مسلمانوں کو خواہ وہ ہندوستان کے ہوں یا پاکستان کے نقصان پہنچنے سے راحت محسوس ہوتی ہے۔"

(ترجمہ از نویاں قیمتاں مارچ ۱۹۵۰ء)

الغرض یہ یقینی بات ہے کہ آزادانہ رائے شماری کبھی بھی بھارت کے حق میں نہیں ہو سکتی۔ اس لئے بھارتی لیڈر اس مسئلہ کو کشمیر کے ارد گرد اور پاکستانی سرحدوں پر فوجیں بھیج کر حل کرنے کے خواہاں ہیں۔ اگر کشمیریوں کو آزادی سے ووٹ دینے کا حق دیا جائے تو ان کا فیصلہ ہرگز پاکستان کے خلاف نہ ہوگا۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

"عامیانہ ذہن میں تشدد" پیدا کرنیوالے غلط کار علماء ہیں

مسئلہ قتل مرتد اور آزادیٔ فکر کا تقاضہ

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب آف گوجرانوالہ کو اہل حدیث علماء میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ مولوی صاحب موصوف اخبار الاعتصام میں ایک مضمون "شیعہ سنی مصالحت اور اس کی مشکلات پر ایک نظر" کے زیرعنوان شائع کر رہے ہیں۔ اس مضمون کی دوسری قسط میں "سلف امت کو گالیاں" کے عنوان کے نیچے لکھتے ہیں:۔

"باہمی اختلافات سے کوئی دور خالی نہیں۔ دنیوی معاملات میں اختلاف ہمارا روزمرہ کا تجربہ ہے۔ صحیح اور غلط دونوں قسم کی آراء سے سابقہ پڑتا ہے۔ دین کا معاملہ سمجھ کر عامیانہ ذہن اس میں تشدد کی طرف مائل ہو جاتے ہیں جو مناسب نہیں بلکہ آزادیٔ فکر کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر ایک کو اپنی صوابدید کے مطابق عمل کرنے کا موقع دیا جائے۔ اور رواداری کی حدود کو توڑنے کی کوشش نہ کی جائے۔ افسوس ہے کہ عوام اس حقیقت کو نہیں سمجھتے"

(الاعتصام ۱۰۔اگست ۱۹۵۱ء)

سوال یہ ہے۔ کہ دین کے معاملہ میں "عامیانہ ذہن کو "تشدد" کی طرف مائل کرنے کی ذمہ داری کس پر ہے؟ اور کون ہے جو اس نامناسب طریق کا پیدا کرنے والا ہے؟ بے شک "آزادیٔ فکر" کا یہ تقاضہ ہے۔ کہ ہر ایک کو اپنی صوابدید کے مطابق عمل کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ مگر آزادیٔ فکر کے اس تقاضہ کو کچلنے والا کون ہے؟ انسانیت کی تاریخ پر نظر ڈالئے مذہب و ادیان کی تاریخ کی ورق گردانی کیجئے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ مذہبی اختلاف آراء کی بناء پر یہودیت میں، عیسائیت میں، ہندو دھرم میں اور پھر اسلام میں جو تشدد ہوا۔ جو خونریزی ہوئی۔ اس کی ساری ذمہ داری یہودیوں کے فقیہوں اور فریسیوں کے سر تھی۔ اس کی ساری ذمہ داری کلیسیا کے علمبرداروں پر تھی۔ اس کی ساری ذمہ داری پنڈتوں اور پروہتوں کے سر پر تھی۔ اس کی ساری ذمہ داری علماء اور فقہاء کے سر تھی۔ حضرت کی کسی پاک کتاب میں رائے۔ خیال اور عقیدہ کے محض اختلاف پر تشدد کرنے اور کشت و خون پر آمادہ ہو جانے کی ہدایت موجود نہیں۔ سب جگہ آزادیٔ فکر کے اس فطری تقاضہ کا ذکر موجود ہے جسے آپ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کے بے ساختہ فقرات میں اوپر پڑھ چکے ہیں۔ لیکن با ایں ہمہ اس امر کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ آسمانی صحیفوں پر کچھ عرصہ گذرنے کے بعد ہر قوم کے "علماء" نے ایسے مسائل ایجاد کئے۔ جن سے ہر اس شخص کو جو ان کی رائے۔ تعبیر اور تفسیر سے اختلاف کرتا ہے۔ کافر و مرتد قرار دے کر کشتنی و گردن زدنی ٹھہرایا گیا۔ اور اکثریت والے فرقہ نے ایک ہی مذہب کے اقلیت والے فرقہ کے افراد کے خون سے زمین کو لالہ زار بنا دیا۔ یہودیوں میں یہی ہوا عیسائیوں میں یہی ہوا ہندوؤں میں یہی ہوا اور مسلمانوں میں بھی یہی ہوا اور کیوں نہ ہوا جائیں۔ ابھی کل کی بات ہے۔ کہ اہل حدیثوں کو اپنے مسلک کی وجہ سے خارج از اسلام اور مرتد قرار دے کر واجب القتل ٹھہرایا جا چکا ہے۔ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے لکھا ہے۔

"لدھیانہ والے مولویوں نے تو اہل حدیث کی نسبت واجب القتل ہونے کا صاف فتویٰ لکھ دیا ہے۔

چنانچہ رسالہ انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد میں لکھدیا ہے کہ حکام اہل اسلام کو لازم ہے کہ ان کو قتل کریں۔ اگر وہ لاعلمی کے عذر سے توبہ کریں۔ تو ان کی توبہ قبول نہ کریں"

(رسالہ اشاعت السنہ جلد ۲ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۹۱)

اہل حدیث گروہ اس قسم کے فتاویٰ کا نشانہ بننے میں منفرد نہیں ہے۔ ان سے پہلے اور ان کے بعد بھی مسلمان "علماء" "قتل مرتد" کے مزعومہ وخود ساختہ مسئلہ کی آڑ لیکر ہر اختلاف فکر رکھنے والے فرقہ کو واجب القتل ٹھہرا چکے ہیں اور یہ "علماء" بھی اس ایجاد میں یگانہ اور سابق نہیں۔ ان سے پہلے یہودیوں کے "علماء" عیسائیوں کے "علماء" اور ہندوؤں کے "علماء" بھی اسی ہتھیار سے اپنے سے اختلاف رکھنے والوں کو ذبح کرتے رہے ہیں ہمیشہ ہی ان علماء نے دین کا نام لیکر "عامیانہ ذہن" کو تشدد پر مائل کیا ہے۔ اور ہمیشہ ہی آزادیٔ فکر کے تقاضہ کو "عامیانہ تائید" کے بل بوتے پر اپنے پاؤں تلے روندا ہے۔ ان علماء نے ہی عوام کو رواداری کی حدود کو توڑنے پر آمادہ کیا ہے۔ مگر جب عوام کا یہی "نامناسب حربہ" ان کے کسی گروہ کے خلاف استعمال ہوتا ہے۔ تو افسوس سے اعلان کر دیتے ہیں کہ عوام حقیقت کو نہیں سمجھتے حالانکہ صداقت یہی ہے۔ کہ عوام تو اپنے علماء کی روش اور ان کی ایجادات کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ تو اپنے احبار و رہبان کی اس طرح پرستش کرتے ہیں۔ کہ گویا کتاب اللہ کو پس پشت پھینک دیتے ہیں۔ اور اقوال علماء کی اندھا دھند تقلید کرتے ہیں۔

ان حالات میں حد اترس اہل علم کا فرض ہے۔ کہ حضرت الٰہی کتاب فرقان حمید کے اصول آزادیٔ فکر کو رواج دیں۔ اور "عامیانہ ذہن" میں قرون وسطیٰ کے علماء نے جو تشدد کا خمیر پیدا کر دیا ہے۔ اس سے اس کو پاک کریں۔ تاکہ عوام آزادیٔ فکر کا تقاضہ پورا ہو۔ اور اسلام کے روشن چہرہ پر سے علماء کا پیدا کردہ غبار دور ہو جائے اس وقت اسلام کی یہ بہترین خدمت ہے۔ اس سے اسلام کی اشاعت میں بھی مدد ملے گی۔ اور مسلمانوں کی ذہنیت بھی اسلامی رنگ سے رنگین ہوگی۔

فہرست وصولی چندہ تعمیر چار دیواری بہشتی مقبرہ قادیان از جماعت ہائے پاکستان

احباب جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی طرف سے چندہ تعمیر پختہ چار دیواری مقبرہ بہشتی قادیان نقد وصول شدہ رقم کی پانچویں فہرست بغرض اطلاع و تحریک دعا شائع کی جا رہی ہے جن احباب نے تاحال اپنا وعدہ ادا نہ کیا ہو انہیں چاہیئے کہ وہ بلامزید تاخیر وعدوں کی ادائیگی کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ تعمیر چار دیواری کا کام عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ اور اس کے لئے فوری اخراجات درکار ہیں۔ جملہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقوں کے وعدہ جات کی وصولی کی طرف فوری توجہ فرما دیں

(ناظر بیت المال قادیان)

نام معطی معہ پتہ	رقم
عبدالمجید صاحب ڈی۔ ایس۔ پی سیکرٹری مال پشاور	۶۴-۱۳-۰
ماسٹر شیر علی صاحب پریذیڈنٹ عالم گڑھ گجرات	۱-۴-۰
محمد دین صاحب سیکرٹری مال بن باجوہ ضلع سیالکوٹ	۴-۰-۰
سیکرٹری صاحبہ لجنہ معرفت فتح محمد صاحب سیکرٹری مال پاڈہ سندھ	۳۹-۰-۰
غلام محمد صاحب سیکرٹری شادیوال گجرات	۱-۰-۰
مولوی عبدالسبوح صاحب ایبٹ آباد	۸-۰-۰
خواجہ عبدالواحد خان صاحب گوجرخان ضلع راولپنڈی	۲۹-۰-۰
منظور الحسن صاحب سیکرٹری مال محمود آباد جہلم	۵-۸-۰
نصیر احمد شاہ صاحب سٹاف کالج کوئٹہ	۴-۴-۰
عبدالرحیم صاحب ٹنڈر سیکرٹری مال جہلم شہر	۱۸-۰-۰
عبدالرحمن صاحب کیمل پور	۳۸-۸-۰
سیکرٹری صاحبہ لجنہ کراچی	۴۶-۴-۰
چوہدری ناظر علی صاحب سیکرٹری مال لکھیم سنگھ والا	۲-۸-۰
ڈاکٹر غلام غوث صاحب پنشنر ربوہ	۲-۰-۰
چوہدری غلام رسول صاحب نائب امیر سرگودھا بحساب چوہدری بہادر خان صاحب	۱۰۴-۰-۰
بحساب چوہدری محمد شریف خان صاحب	۱۲-۰-۰
چوہدری مفضل خان صاحب	۲-۸-۰
محمد مختار صاحب	۲-۸-۰
چوہدری محمد علی صاحب	۲-۸-۰
مسعود احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ مزنگ لاہور	۱-۰-۰
حمید احمد نصیب صاحب عارف سیکرٹری مال ملیر کینٹ کراچی	۲-۴-۰
عبداللہ صاحب سیکرٹری مال کھاریاں گجرات	۱۶-۱۲-۰
جلال الدین صاحب پریذیڈنٹ برمن سندھ	۲۰-۰-۰

نام معطی معہ پتہ	رقم
عبدالرشید صاحب سیکرٹری مال کوچہ چابک سواراں لاہور	۱۲-۰-۰
غلام احمد صاحب عطاء محمد آباد سندھ	۲۸-۸-۰
سید عبدالمجید صاحب بٹ سیکرٹری مال نارووال سیالکوٹ	۵-۰-۰
حاجی عبداللطیف صاحب نور محمد صاحب لغاری حال ربوہ	۷۵-۰-۰
محمد خان صاحب سیکرٹری مال چک ۹ جنوبی سرگودھا بحساب محمد شفیع صاحب بشیر محمد صاحب	۱-۴-۰
خدا بخش صاحب سیکرٹری مال گنج بحساب چوہدری محمد الدین صاحب	۱۳-۸-۰
خدا بخش صاحب سیکرٹری مال علی پور ملتان	۱-۰-۰
شیخ محمد یوسف صاحب جماعت لائل پور	۷-۰-۰
محمد بشیر صاحب آزاد ابنالوی منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ	۱۱-۰-۰
سلطان احمد خان صاحب سیکرٹری مال کوہاٹ	۳-۰-۰
راجہ شاہسوار خان صاحب " نونگ گجرات	۶-۸-۰
حکیم فتح محمد صاحب ڈگری سندھ	۱-۰-۰
محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری مال لیہ ضلع مظفرگڑھ	۵-۰-۰
میراں بخش صاحب پریذیڈنٹ ٹونڈی سہووال ضلع گوجرانوالہ	۳-۰-۰
محمد بخش صاحب سگنیلر بنگلہ قاضی والا بہاولپور	۶-۰-۰
محمد صابر علی صاحب ٹیچر ہائی سکول قلعہ سوبھا سنگھ سیالکوٹ	۵-۰-۰
عبدالواحد صاحب یو ڈی فنانشل برانچ لاہور کینٹ	۳-۸-۰
فقیر اللہ صاحب آنریری انسپکٹر بیت المال اسلامیہ پارک لاہور	۱۱-۰-۰
قاضی شریف الدین احمد صاحب سیکرٹری مال کوئٹہ	۵۹-۸-۰
سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ لائل پور	۵۳-۰-۰
حکیم علی احمد صاحب دیہاتی مبلغ میراں پور ضلع شیخوپورہ	۲-۰-۰
فضل الرحمن صاحب لیہ ضلع مظفرگڑھ بحساب بشیرہ محمد احمد صاحب	۲-۰-۰
ابو محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری مال ج ۱۱۸ بحساب محمد عبداللہ صاحب۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس	۳/-/۱
ھبٹو خان صاحب سیکرٹری مال 12/142 منٹگمری	۱-۰-۰

(باقی)

مسئلہ کشمیر کے متعلق بقیہ صفحہ ۵

ایک سکھ ودوان پروفیسر رام سنگھ تحریر فرماتے ہیں:۔

"کشمیر کے لوگوں کو شیخ عبد اللہ پر اعتماد ہے۔ مگر جب شیخ صاحب انہیں ہندوستان کے ساتھ شمولیت کا مشورہ دیتے ہیں۔ تو ان کے قلوب میں کئی قسم کے شکوک وشبہات پیدا ہوتے ہیں۔ اگر بھارت میں کبھی مہاسبھائی ذہنیت کے لوگوں کا غلبہ ہو گیا۔ تو مسلمانوں کا جان ومال محفوظ نہ رہیگا۔ ....شیخ عبد اللہ کو جب کشمیر کی حکومت سونپی گئی تھی۔ تو ریاستی فوجوں کی کمان مہاراجہ صاحب کے پاس ہی رہی تھی۔ اس قسم کے اقدام کشمیر کے مسلمانوں کے شکوک میں اضافہ کرتے ہیں"۔ (ترجمہ از نویاں قیمتاں اگست ۱۹۵۰ء)

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر کے لوگ دل سے بھارت کے ساتھ شمولیت کے خواہاں نہیں ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ویدک دھرمیوں کی اس نام نہاد غیر مذہبی حکومت میں کسی بھی غیر ویدک دھرمی کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ چنانچہ منوشاستر کا فتویٰ موجود ہے:۔

"جو شخص وید اور عابد لوگوں کی تصنیف شدہ کتابوں کی جو وید کے مطابق ہوں۔ تحقیر کرتا ہے اس وید کی مذمت کرنے والے منکر کو .... ملک سے نکال دیا جائے"۔ (منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۱۱ ستیارتھ پرکاش سملاس ۳)

اس فتویٰ کے پیش نظر بھارت کے ہندو یہ سمجھتے رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو ملک سے نکالے بغیر یا ختم کئے بغیر بھارت کی ترقی نہیں ہو سکتی۔ سردار گوپال سنگھ نے ۱۹۳۲ء میں لکھا تھا:۔

"ہندو یونیورسٹی کے کئی گریجوایٹ میرے دوست ہیں۔ ان کا پختہ یقین ہے۔ کہ ہمارے ملک کی ترقی اس وقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ مسلمان یہاں ہیں۔ اس لئے یا تو تمام مسلمانوں کو ہندو بنا لیا جائے۔ اور یا پھر کسی طرح انہیں جلاوطن کر دیا جائے"۔ (ترجمہ از پھلواڑی جولائی ۱۹۳۲ء)

پچھلے دنوں پروفیسر رام سنگھ نے کشمیر سے متعلق رائے زنی کرتے ہوئے بیان کیا تھا کہ:۔

"کشمیر کے ہندوستان میں شامل ہونے سے بھی شیخ عبد اللہ کو پورا موقعہ میسر نہیں آسکتا فرقہ دارانہ مسائل ہمیشہ ان کی سردردی کا باعث بنے رہیں گے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ کشمیر کے مسلمانوں میں ایک حصہ ضرور ہندوستان کی سرداری قبول کرنے کے خلاف ہے اور وہ شیخ عبد اللہ کی حکومت کے خلاف بداعتمادی پیدا کرتا رہے گا۔ اور اگر مستقبل قریب میں یہاں ہندو مہاسبھائی ذہنیت کا غلبہ ہو گیا۔ جس کے امکان اب بہت بڑھ گئے ہیں۔ تو شیخ عبد اللہ کو بھارت کی مرکزی حکومت کا تعاون اتنا ہی مشکل ہے۔ اس حالت میں یہ ناممکن نہیں۔ کہ ہندو نواز راج پربندھ کو ریاست کی مسلم اکثریت پر ٹھونس کر اقتصادی اور سماجک ادھیکاری لوگوں کی تائید کی جائے"۔

(ترجمہ از نویاں قیمتاں ستمبر ۱۹۵۰ء)

پروفیسر رام سنگھ کا بیان بھی اس حقیقت کو آشکار کر رہا ہے۔ کہ کشمیر کا ہندوستان میں شامل ہونا کشمیریوں کے مستقبل کو خطرہ میں ڈالنے کا موجب ہوگا۔ یہی بات ہم پاکستانی بھی کہتے چلے آرہے ہیں۔ آج بھارت کے غیر مذہبی راج پربندھ میں اقلیتوں کے ساتھ خصوصاً مسلمانوں کے ساتھ جو برتاؤ کیا جا رہا ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اس کی موجودگی میں بھارت کا نام نہاد قومیت کے نام پر کشمیر کے لاکھوں مسلمانوں کو اپنا غلام بنا لینا ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے۔ آپ نے خود بھی ایک مرتبہ لکھا تھا:۔

"ہمارا کشمیر پر ہرگز حق نہیں بنتا۔ اگر ہم ہند میں مسلمانوں کو مکمل طور پر امان نہیں دیتے"۔

(ترجمہ از پریت لڑی جون ۱۹۴۸ء)

کیا آپ دیانتداری سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں مسلمانوں کو مکمل طور پر امان حاصل ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر اس صورت میں بقول آپ کے ہی کشمیر پر بھارت کا کیا حق ہے؟

وصیت کی بحالی

چودھری احمد مسعود نصر اللہ خاں صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کی وصیت بوجہ بقایا منسوخ کی گئی تھی۔ اب انہوں نے سارا بقایا ادا کر دیا ہے۔ لہٰذا ان کی وصیت بحال کر دی گئی ہے۔ (سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان

فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ فیل شدہ طالب علم اگر "مولوی فاضل" کلاس میں داخل ہونا چاہیں تو ان کا داخلہ صرف ۳۰ ستمبر ۱۹۵۱ء تک ہو سکے گا۔ اس کے بعد کسی طالب علم کو داخل نہیں کیا جائیگا۔ اور نہ ہی پرائیویٹ طور پر سماع کی اجازت

بقیہ صفحہ ۲

مولوی محمد علی صاحب کا ٹرسٹ

مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں۔ اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں"۔

اور مورخہ ۱۶ جون ۱۹۰۴ء کو بمقدمہ مولوی مولوی کرم الدین کے سوالات کے جواب میں حلفاً بیان کیا:۔

"مرزا صاحب دعویٰ نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں یہ دعویٰ نبوت کا اسی قسم کا ہے کہ میں نبی ہوں۔ لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہے"۔

اور اب ان کو اس اقرار سے کلی طور پر انکار ہے کیا اس سے نتیجہ نہیں نکلتا۔ کہ مولوی صاحب یا تو اس وقت حلف اٹھا کر بیان دے رہے تھے جھوٹ بولا تھا۔ یا اب جھوٹ بول رہے ہیں۔ فرمائیے ایسے اعلان کے حامل کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔ اسکے بعد کے واقعات اور حالات بھی آپ کے سامنے ہیں۔ اور مکمل ٹرسٹ سے تو اب فیصلہ ہی ہو گیا۔ کہ اصلیت کیا تھی۔ اور دکھلائی کیا جاتی رہی۔ ایک بار اور عرض کرتا ہوں کہ للہ غور فرماویں کہ اب ان کو کیا کرنا چاہیئے۔

اراضی ربوہ کے متعلق اعلان مورخہ ۲/۹/۵۱ کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ

اعلان محولہ بالا کی شق نمبر ۲ کے الفاظ "جو دوست فوری طور پر زمین کا قبضہ حاصل کرنا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے انتخاب سے اطلاع دیں تا انہیں زمین دی جائے" سے یہ سمجھنا کہ انتخاب کے ساتھ معاً انہیں قبضہ دیدیا جائے گا۔ یہ درست نہیں بلکہ ۱۵ ستمبر تک ایسے انتخاب کے متعلق درخواستیں حاصل کی جائیں گی۔ اور اسکے بعد کمیٹی فیصلہ کریگی الاٹمنٹ کا فیصلہ کرنے کے بعد زمین کا قبضہ دیا جائیگا۔

خاکسار صدر الاٹمنٹ کمیٹی اراضی ربوہ

کمیونسٹوں کی طرف سے کوریا میں وسیع پیمانہ پر حملہ کی تیاریاں

لندن ۵ ستمبر۔ یقین کیا جاتا ہے کہ مشہور چینی جرنیل جنرل لیئن پیاؤ نے تمام کمیونسٹ فوجوں کی کمان سنبھال لی ہے۔ جو ساڑھے آٹھ لاکھ کی تعداد میں ہیں۔ اور قیام امن کی گفت و شنید کی امیدیں ختم ہونے کی صورت میں وسیع پیمانہ حملے کرنے کے لئے تیار کھڑی ہیں۔ ابتدا میں جنرل لین ہی نے کوریا میں کمیونسٹوں کے لئے کامیابی حاصل کی تھی۔ لیکن ان کی علالت کی وجہ سے جنرل پینگ ٹہ ہوائی کا تقرر ہوا تھا۔ کمیونسٹوں نے نئے نئے مورچے بنانے اور راڈر سے کنٹرول کئے جانیوالے طیاروں کے ذریعہ پیش بندی کر لی ہے۔ ایک ہزار جنگی طیاروں اور ٹینکوں کو بھی تیار رکھا گیا ہے۔ اگلے چند دنوں میں کمیونسٹوں کے لئے حملے کی توقع ہے۔

مانچسٹر گارڈین کا بیان ہے۔ کہ جاپانی معاہدہ امن کی کانفرنس ایشیا اور مغرب کے درمیان اختلافات پیدا کرنے کے لئے روس کو ایک بہت عمدہ موقع بہم پہنچا رہی ہے (اسٹار)

پسماندہ ممالک کی آمدنی کا جائزہ

نئی دہلی۔ ۵ ستمبر۔ مجلس اقوام جلد ہی دنیا کے پسماندہ ممالک میں قومی آمدنی کی مقدار اور تقسیم کا جائزہ لینے والی ہے۔

مجلس اقوام کی اقتصادی سماجی کونسل نے ایشیا اور افریقہ کے پسماندہ ملکوں سے درخواست کی ہے۔ کہ غیر ملکی سرمایہ لگانے کی راہ میں کاوٹوں کو وہ اپنے یہاں سے دور کریں۔

مجلس اقوام یہ جائزہ اس لئے لے رہی ہے کہ پسماندہ ممالک کی ترقی کے لئے ان ممالک میں غیر ملکی سرمایہ فراہم کیا جائے۔ نیز ان ملکوں کی امداد کے لئے باضابطہ منصوبے مرتب کئے جائیں۔ (اسٹار)

ترک شامی سرحد بند کر دی گئی

استنبول۔ ۵ ستمبر۔ جزیرہ نمائے عرب میں پلیگ کی وبا پھیلنے کی جو اطلاع موصول ہوئی ہے اس کی بناء پر محکمۂ صحت کے ترک حکام نے ترک شامی سرحد بند کر دی ہے۔ خطے کے ضلع کی آبادی کو پلیگ سے بچانے کے لئے ٹیکے لگائے جا رہے ہیں۔ اور ترکی اور شام و لبنان کے درمیان سفر عارضی طور پر روک دیا گیا ہے۔ (اسٹار)

پنجاب ملیریا سے محفوظ رہے گا

لاہور ۴ ستمبر۔ آخر اگست تک بارش اور دوسرے امور کے مطالعہ کی بناء پر توقع کی جاتی ہے کہ آئندہ موسم خزاں میں پنجاب میں وسیع پیمانے پر ملیریا کے پھیلنے کا امکان نہیں۔ البتہ وزیر آباد گجرات۔ پھالیہ۔ پنڈ دادنخاں اور چکوال پر مقامی طور پر مرض پھیلے گا۔

لاہور ۴ ستمبر۔ پنجاب کے وزیر بحالیات شیخ مفضل الٰہی پراچہ نے ضلع سیالکوٹ کا سہ روزہ دورہ کیا۔ آپ نے ڈسکہ میں آبادکاری کے پروگرام کا معائنہ کیا۔

سیام میں مارشل لا ختم کر دیا گیا

بنگ کاک ۵ ستمبر۔ بحریہ کی ناکام بغاوت کے بعد ۳۰ جون سے بنگ کاک میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا تھا۔ سیاسی حکومت نے اب اسے ختم کر دیا ہے۔ دو ہفتے ہوئے اخبارات پر سے سنسرشپ کی بھی پابندی تقریباً دور کر دی گئی ہے۔ اب صرف تین چینی اخبار ایک ہفتہ وار سیاسی رسالہ اور دو ماہناموں پر سنسر باقی رہا ہے۔

لیکن ایک سرکاری ترجمان نے یہ انتباہ کر دیا ہے کہ اگر اخبارات میں غلط قیاس پر مبنی خبریں شائع ہوتی رہیں۔ جن سے حکومت کے خلاف بے اطمینانی پھیلانا مقصود ہو۔ تو حکام فوراً اپنے ہنگامی اختیارات استعمال کریں گے۔

بنگ کاک میں اب حالات معمول پر آ گئے ہیں۔ حالیہ لڑائی میں جو شہری مجروح ہو گئے تھے۔ انہیں معاوضہ بھی دیا جا چکا ہے۔ اور جو لوگ مارے گئے ہیں۔ ان کے بال بچوں کے لئے وظیفوں کا بھی انتظام ہو چکا ہے۔

جاپان نے فارموسا کی حکومت کے متعلق کوئی خفیہ معاہدہ نہیں کیا

ٹوکیو ۴ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپان کے وزیر اعظم سان فرانسسکو میں امریکی اور برطانوی وفود سے کمیونسٹ اور قوم پرست چین سے آئندہ تعلقات کے بارے میں کوئی بات چیت کر رہے ہیں۔ امریکی اس اطلاع کی تردید کی ہے کہ جاپان نے چیانگ کائی شیک کی حکومت کو تسلیم کرنے کے متعلق امریکہ سے کوئی خفیہ معاہدہ کر رکھا ہے۔

تین سینماؤں کو حکم

حالات کو بہتر بنایا جائے

لاہور ۴ ستمبر۔ مسٹر ایس ایس جعفری ڈپٹی کمشنر لاہور نے تین سینماؤں کے مالکوں کو حکم دیا ہے کہ اگر انہوں نے پندرہ دنوں کے اندر اندر اپنے سینماؤں کی حالت نہ بدلی۔ تو ان سینماؤں کے لائسنس منسوخ کر دیئے جائیں گے۔ یہ قدم سینما کی پڑتال کرنے والی کمیٹی کی رپورٹ پر کی گئی ہے۔

حفاظتی کونسل کی تازہ قرارداد سے مصر اور برطانیہ کے تعلقات میں مزید پیچیدگی

لنڈن ۵ ستمبر۔ لنڈن کے ذمہ دار حلقوں میں دریافت کرنے سے مصری اخبارات میں شائع ہونے والی اس رپورٹ کی تصدیق نہیں ہو سکی کہ اینگلو مصری معاہدہ کے سلسلے میں نئی برطانوی تجاویز جلد مصر کے حوالے کر دی جائیں گی۔ یہ حلقے ابھی خاموش رہنا پسند کرتے ہیں جس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ ابھی حال میں کچھ عرصہ تک وزیر خارجہ مسٹر مارسین رخصت پر رہے ہیں اور اب جلد ہی وہ واشنگٹن روانہ ہو رہے ہیں۔ جہاں مسٹر ایکی سن اور مسٹر شومین سے اہم مذاکرات میں یقیناً مشرق وسطے کی صورت حال اور اینگلو مصری تعلقات کے مسائل بھی شامل ہوں گے۔

سیاسی حلقوں کے خیال میں مسٹر مارسین کی لنڈن واپسی تک برطانیہ کی طرف سے کوئی خاص اقدام نہیں کیا جائے گا۔

یہاں کے مبصرین کو اس کا اعتراف ہے کہ مغربی مدبرین کو جن مسائل کا جائزہ لینا ہے ان میں نہر سویز کے متعلق حفاظتی کونسل کی قرارداد اور عرب لیگ کے فوری ردعمل سے مزید وسعت اور پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ (اسٹار)

راولپنڈی میں ریڈ کراس مینا بازار

راولپنڈی ۵ ستمبر۔ ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کی صدارت میں ریڈ کراس کے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ نومبر کے پہلے ہفتے میں یہاں ایک ریڈ کراس مینا بازار لگایا جائے۔ اجلاس نے یہ فیصلہ بھی کیا کہ شہر کے مختلف محلوں میں پہلی طبی امداد کے کئی مراکز کھولے جائیں۔ چنانچہ اس غرض کے لئے بارہ ارکان پر مشتمل ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے جو پرائیویٹ ڈاکٹروں سے مشورہ کر کے جامع سکیم مرتب کرے گی۔ (اسٹار)

سرحدوں کے متعلق بات چیت

لاہور ۵ ستمبر۔ ڈپٹی کمشنر لاہور امرتسر کے ڈپٹی کمشنر سے سات ستمبر کو ملاقات کریں گے تاکہ سرحدی جھگڑوں کے متعلق بات چیت کر سکیں۔ علاوہ ازیں واہگہ اور کھیم کرن کے نزدیک پاکستان اور ہندوستان کی سرحد کا معاملہ بھی طے کیا جائیگا۔

سابق ایرانی وزیر اعظم کی نئی پارٹی

لنڈن ۵ ستمبر۔ سابق ایرانی وزیر اعظم سید ضیاء الدین نے جو اس انقلاب کے ذمہ دار تھے جس نے موجودہ شاہ ایران کے والد رضا شاہ پہلوی کو ایران کے تخت پر بٹھایا تھا۔ حزب مخالف کی ایک نئی جماعت قائم کی ہے۔

اس ۶۰ سالہ رہنما کو برطانیہ کا پرزور حامی بتایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر مصدق کی حکومت کے خلاف تازہ ترین مظاہرہ کے بعد انہیں اس ملک میں عام انتخابات کی توقع ہے۔ (اسٹار)

قائد اعظم کا یوم وفات

لنڈن ۵ ستمبر۔ ۱۱ ستمبر کو لنڈن کے پاکستانی سفارت خانہ میں قائد اعظم کے یوم وفات کے سلسلہ میں فاتحہ خوانی کی ایک مجلس منعقد ہو گی۔ لنڈن اور نواح کے سینکڑوں پاکستانیوں کی شرکت کی توقع ہے۔ (اسٹار)

۴۵ ہزار زائرین حجاز پہنچ چکے ہیں

مکہ ۵ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ اس وقت تک ۴۵۰۰۰ زائرین حج کے لئے حجاز پہنچ گئے ہیں۔ سب زائرین کی صحت اچھی ہے اور ان کی آسائش کے لئے ہر ممکن کارروائی کی جا رہی ہے۔ مصر کا طبی مشن بھی حجاز پہنچ گیا ہے (اسٹار)

نواب بھوپال کے الاؤنس میں اضافہ

لکھنؤ ۵ ستمبر۔ نواب بھوپال کو یو۔ پی گورنمنٹ کے خزانہ سے ۴ ہزار روپے سالانہ بطور خیرات الاؤنس ملتا ہے۔ وہ اس رقم کو خیرات وغیرہ کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ انہوں نے درخواست کی تھی کہ یہ رقم بڑھا کر ۷ ہزار سالانہ کر دی جائے۔ اس پر یو۔ پی گورنمنٹ سے خط و کتابت کی گئی اب بھارت گورنمنٹ نے یو۔ پی حکومت کو لکھا ہے کہ انہیں ۴ ہزار کی بجائے ۱۵ ہزار روپے سالانہ امداد دی جائے۔

لاہور ۴ ستمبر۔ میاں ممتاز محمد دولتانہ وزیر اعظم پنجاب ۷ ستمبر کو گجرات کا دورہ کریں گے اور جمعہ کی رات کو ساڑھے ۹ بجے جلسہ عام کو خطاب کریں گے۔ (اسٹار)